آڈٹ بیورو آف سرکولیشن سے باقاعدہ تصدیق شدہ روزنامہ

ABC CERTIFIED

بے باک صحافت کا ترجمان (اطلاعات)

DAILY ETTELAAT KARACHI

روزنامہ اطلاعات کراچی

بانی سیدہ زاہد سلطانہ

چیف ایڈیٹر طاہر ملک

ایڈیٹر: میاں طارق جاوید

ETTELAATKHI@GMAIL.COM

جلد نمبر: 27 | 14 شوال 1447 جمعہ 03 اپریل 2026ء | قیمت 10 روپے | شمارہ: 29


# جنگ ایران میں پاکستانی معیشت کا دھڑن تختہ

# پیٹرول 458 اور ڈیزل 520 روپے فی لیٹر

حکومت کی جانب سے دل پر پتھر رکھ کر پیٹرول کی فی لیٹر قیمت میں 137 روپے 23 پیسے، ڈیزل کی فی لیٹر قیمت میں 184 روپے 49 پیسے کا اضافہ کیا گیا

خلیج جنگ کی وجہ سے عالمی منڈیوں میں تیل کی قیمتوں میں بھونچال آیا ہوا ہے، اس وقت قوم کو اتحاد اور نظم وضبط کی اشد ضرورت ہے، وزیر پیٹرولیم علی پرویز ملک

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) حکومت نے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق وفاقی حکومت نے آئل ایکسچینج آف پاکستان میں یقین دہانی پر عملدرآمد کرتے ہوئے مالی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں اضافے کے نتیجہ میں پاکستان میں پٹرول 137 روپے 23 پیسے اور ڈیزل 184 روپے 49 پیسے کی لیٹر کا نرخ طے کر دیا گیا ہے۔ وزیر پٹرولیم اور وزیر مملکت برائے پٹرولیم کے پریس کانفرنس کر کے مالی بحران اور موجودہ اقدامات کے حوالے سے آگاہ کیا۔

صفحہ 3 بقیہ نمبر 27

کراچی، وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ کی زیر صدارت سندھ بھر میں ایمرجنسی سرمر کو چوڑا بنانے کیلئے جامع پلان کے حوالے سے اجلاس ہوا ہے

# حفاظتی اقدامات میں کوتاہی برداشت نہیں، وزیر اعلیٰ سندھ

انسانی جانوں اور املاک کا تحفظ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے، سید مراد علی شاہ کا اجلاس سے خطاب

بی اے انصاری کو قانونی حیثیت دینے کیلئے ایڈووکیٹ جنرل کی سربراہی میں 5 رکنی کمیٹی قائم کر دی گئی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا، جس میں پیپلز سکریٹریٹ کراچی آصف حیدر شاہ، صوبائی وزیر داخلہ اعلم کمبر، ڈائریکٹر جنرل رینجرز سندھ میجر جنرل محمد سعید، ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس بیورو سندھ، ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سندھ، ڈائریکٹر جنرل سندھ رینجرز، ڈائریکٹر جنرل سندھ پولیس، ڈائریکٹر جنرل سندھ رینجرز، ڈائریکٹر جنرل سندھ پولیس، ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس بیورو سندھ، ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سندھ

آڈٹ بیورو آف سرکولیشن سے باقاعدہ تصدیق شدہ روزنامہ
ABC CERTIFIED
سے پاک صحافت کا ترجمان (اطلاعات)
DALIY ETTELAAT KARACHI
روزنامہ اطلاعات کراچی
سید زاہد حسین طاہر ایڈووکیٹ چیف ایگزیکٹو
ایڈیٹر: میاں طارق جاوید
ETTELAATKHI@GMAIL.COM
پبلشر سید محمد کمال نے محمدی پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر مشرق بلڈنگ آفس نمبر 103 کورٹ روڈ کراچی سے شائع کیا۔ (ریزیڈنٹ ایڈیٹر: تحسین کمال)

## پاکستان چین مذاکرات اور امن کی امید

چین اور پاکستان نے امریکا اور ایران سے مشرق وسطیٰ میں جنگ کے فوری خاتمے اور بحیرہ ارجلا امن مذاکرات کا مطالبہ کیا ہے، دونوں ممالک نے ایران کی صورتحال پر اسٹریٹیجک رابطے اور ہم آہنگی مضبوط بنانے اور امن کی وکالت کے لیے کوشش کرنے پر اتفاق کیا ہے، نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ ہنیئر اسحاق ڈار نے بیجنگ میں چینی ہم منصب سے مذاکرات کیے، دونوں ممالک نے مشرق وسطیٰ میں امن کے لیے 5 نکات پیش کردیے۔ دوسری جانب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ جاری کشیدگی اپنے اختتام کے قریب ہے اور امریکا کسی بھی صورت میں اپنا مشن مکمل کر کے پیچھے ہٹ جائے گا جبکہ ایران مذاکرات کی میز پر آنے پابند آئے۔ ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ ان کا ملک جنگ بندی کی خواہاں ہے تاہم اسے دوبارہ جارحیت نہ کرنے کی ضمانتیں درکار ہیں، یورپی کونسل کے صدر کے ساتھ ٹیلی فونک گفتگو میں تہران کے اہم مطالبے کو دہراتے ہوئے پزشکیان نے کہا ہم اس تنازع کو ختم کرنے کا عزم رکھتے ہیں، بشرطیکہ بنیادی شرائط پوری کی جائیں بالخصوص جارحیت دوبارہ روکنے کے لیے مطلوبہ ضمانتیں فراہم کی جائیں۔ مشرق وسطیٰ ایک بار پھر تاریخ کے ایک نازک موڑ پر کھڑا ہے جہاں ہر فیصلہ نہ صرف خطے بلکہ پوری دنیا کے مستقبل پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔ ایران اور امریکا کے درمیان جاری کشیدگی کے نتیجے میں اب ایسے بحران کو ختم کرنا وقت کی اثرات سفارتی، عسکری، معاشی اور انسانی سطحوں پر بیک وقت محسوس کیے جا رہے ہیں۔ اس صورتحال میں چین اور پاکستان کی جانب سے فوری جنگ بندی اور باعمل مذاکرات کی اپیل محض ایک رسمی بیان نہیں بلکہ ایک جامع اور دوررس سفارتی حکمت عملی کا اظہار ہے، جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ دنیا کو اب تصادم کے بجائے مکالمے کی طرف بڑھنا ہوگا۔ چین اور پاکستان کی جانب سے پیش کردہ پانچ نکاتی منصوبہ دراصل اسی تاریخی تناظر کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے۔ اس میں فوری جنگ بندی، انسانی امداد کی فراہمی، آبی گزرگاہوں کا تحفظ، اہم تنصیبات کی حفاظت اور مذاکرات کے دوران طاقت کے استعمال سے گریز جیسے نکات شامل ہیں۔ یہ نکات بظاہر سادہ نظر آتے ہیں مگر درحقیقت ایک جامع امن فرمان ورک کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ خصوصاً آبنائے ہرمز کی سلامتی کا معاملہ ایک حساس مگر اہم نکتہ ہے، کیونکہ دنیا کی توانائی کی بڑی سپلائی اسی راستے سے گزرتی ہے۔ یہاں کسی بھی قسم کی کشیدگی نہ صرف تیل کی قیمتوں کو متاثر کرتی ہے بلکہ عالمی معیشت کو بھی عدم استحکام کا شکار بنا دیتی ہے۔ حالیہ دنوں میں تیل کی قیمتوں میں جو اتار چڑھاؤ دیکھا گیا ہے، وہ اسی حقیقت کی عکاسی کرتا ہے۔ عالمی منڈیوں میں غیر یقینی صورتحال نے سرمایہ کاروں کو الجھا کر رکھ دیا ہے، جب کہ توانائی کے شعبے میں بے یقینی بڑھ گئی ہے۔ برینٹ کروڈ کی قیمت میں کمی اور دیگر اقسام کے تیل میں اضافے اس بات کا اشارہ دیتے ہیں کہ منڈیاں اب محض رسد اور طلب پر نہیں بلکہ جغرافیائی خدشات اور سیاسی فیصلوں کے زیر اثر حرکت کر رہی ہیں۔ اس صورتحال میں پاکستان کا کردار نہایت اہم ہو جاتا ہے کیونکہ وہ نہ صرف خطے کے ممالک کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے بلکہ امن کی کوششوں میں ایک متوازن آواز کی حیثیت رکھتا ہے۔ چین کے ساتھ اس کا اشتراک اس بات کا ثبوت ہے کہ دونوں ممالک خطے میں استحکام کے خواہاں ہیں اور مکالمے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگر یہ پانچ نکاتی منصوبہ عملی شکل اختیار کرتا ہے تو اس کے اثرات نہ صرف خطے بلکہ پورے ایشیا اور مشرق وسطیٰ تک محسوس کیے جائیں گے۔ یہ منصوبہ جنگ کے خاتمے، انسانی امداد کی فراہمی اور آبی گزرگاہوں کی حفاظت جیسے اقدامات کے ذریعے ایک ایسا ماحول پیدا کر سکتا ہے جہاں مذاکرات کو فروغ ملے اور تصادم کا خطرہ کم ہو۔ تاہم اس کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ فریقین اس پر کتنا عمل کرتے ہیں اور کیا بین الاقوامی برادری اس کی حمایت کرتی ہے۔ اگر یہ منصوبہ عملی شکل اختیار کرتا ہے تو یہ نہ صرف خطے کے لیے امن کا پیغام ہوگا بلکہ عالمی سطح پر کشیدگی کو کم کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ یہ وقت ہے کہ دنیا اس پیش کش کو سنجیدگی سے لے اور اس پر عملدرآمد کے لیے ٹھوس اقدامات کرے۔ اگر یہ منصوبہ کامیاب ہوا تو یہ نہ صرف خطے کے لیے بلکہ پوری دنیا کے لیے امن کا ایک نیا باب ثابت ہوگا۔

## سنہری موقع یا کھویا ہوا امکان؟

تحریر: طاہر ملک
چیف ایڈیٹر روزنامہ اطلاعات کراچی

دنیا کی ترقی پذیر ممالک کیلئے سنگ میل، ملائیشیا اور ہانگ کانگ نے ایسے مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔ انہوں نے نہایت تیزی اور سکت عملی سے سرمایہ کاروں کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا اور ایسی ڈائری سرمایہ کاری اپنے ملک خلق کی۔ اس کے برعکس پاکستان میں ابھی تک ایسی کوئی واضح اور جامع اختیار پالیسی نہیں آئی جو بیرون ملک پاکستانیوں کو مطمئن کر سکے۔ بیوروکریسی کی پیچیدگیاں، غیر شفاف نظام، اور کرپشن جیسے مسائل سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مجروح کرتے ہیں اور انہیں اپنے ملک میں سرمایہ کاری سے روکتے ہیں۔ اب وقت آ چکا ہے کہ پاکستان ملیشیا کے اس ایک ہفتے اضافے، آسان سرمایہ کاری پالیسی متعارف کروائے، جس میں دن دفتر آپریشن، ٹیکس مراعات اور تحفوظ تحفظ شامل ہوں۔ اور بیرون پاکستانیوں کے لیے خصوصی انسینٹیو اور ایمنسٹی پروگرام متعارف کروا کر ان کا اعتماد بحال کیا جا سکتا ہے۔ اگر مخلص نیت، دیانتداری اور مستقل مزاجی کے ساتھ یہ اقدامات کیے جائیں تو نہ صرف زرمبادلہ میں اضافہ ہوگا بلکہ روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے اور معیشت مستحکم ہوگی۔ یہ صرف ایک موقع نہیں بلکہ ایک امتحان بھی ہے، اور اگر ہم نے اسے درست سمت عملی سے استعمال کیا تو یہ پاکستان کی اقتصادی تاریخ کا ایک فیصلہ کن باب بن سکتا ہے۔

## بارش، بند آنکھیں اور کھلے گٹر

تحریر: سید فیصل احمد

کراچی میں بارش کا منتظر نوزمرد کی زندگی کے حصہ بن چکا ہے، مگر اس بار صورتحال کچھ زیادہ خطرناک ہوگئی ہے۔ شہر کسی ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے ایسا ہو گیا ہے جیسے خطرناک علاقے سے گزرنا ہو۔ مختلف موسمیات کی دن سے خبردار کر رہا تھا کہ شدید بارش آنے والی ہیں، خاص طور پر اس شہر میں جہاں ہر ہاول ایک امتحان بن جاتا ہے۔ لیکن حسب روایت ذمہ دار ادارے خواب خرگوش کے مزے لیتے رہے، اور شہری اپنے حال پر چھوڑ دیے گئے، جس کیا ہے کہ اس شہر میں بلدیاتی اطلاع محض رسمی کارروائی بن کر رہ گئی ہے۔ بارش شروع ہوتے ہی سڑکیں ندی نالوں کا منظر پیش کرنے لگتی ہیں۔ گلیاں تالاب اور شاہراہیں دریا بن جاتی ہیں، جہاں گاڑیاں کشتیوں کا روپ دھار لیتی ہیں۔ سب سے خطرناک وہ کھلے گٹر اور نالے ہیں جو موت کے جال بن چکے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ قدم کہاں رکھنا ہے اور کہاں زمین غائب ہو جائے گی۔ ہر سال ایسی کہانی دہرائی جاتی ہے، مگر ہر بار اسی بے حسی کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، جیسے یہ شہر کوئی تجربہ گاہ ہو اور شہری اس کے آزمائشی کردار۔ دفتر سے گھر واپسی ایک طرف، ایک شام بن چکی ہے۔ لوگ گھنٹوں ٹریفک میں پھنسے رہتے ہیں، بچے گھر پہنچتے ہیں، جیسے خوف بھی وہی ہے اور انجہاں بھی۔

## کراچی: بارش، بدنظمی اور ایک خطرناک موڑ

تحریر: اسلم خان
چیئرمین کراچی گریڈ ایلائنس

کراچی ایک بار پھر بارش کے بعد بدترین صورتحال کا شکار ہو چکا ہے، اور یہ کوئی نیا نہ ہوگا کہ اب اس شہر کو ایک مربوط انتظامی ڈھانچے، یعنی ون یونٹ کی شکل دینا ناگزیر ہو گیا ہے۔ گزشتہ روز ہونے والی بارش نے شہر کی کمزور بنیادوں کو بے نقاب کر دیا، جہاں ہزاروں افراد گھنٹوں ٹریفک میں پھنسے رہے اور اپنے گھروں تک دیر سے پہنچے۔ سڑکیں تالاب کا منظر پیش کر رہی تھیں، جبکہ شہریوں کو کسی بھی سرکاری مدد یا رہنمائی کا فقدان شدت سے محسوس ہوا، ایسا لگ رہا تھا کہ شہر کو اس کے حال پر چھوڑ دیا گیا ہے، جہاں ہر شخص اپنی مدد آپ کے تحت زندہ رہنے کی کوشش کر رہا ہے۔ محکمہ موسمیات کی جانب سے پہلے ہی تیز اور طوفانی بارشوں کی پیشگوئی کر دی گئی تھی، مگر سندھ حکومت کی جانب سے حسب روایت اس پر کوئی سنجیدہ توجہ نہیں دی گئی۔ نہ نالوں کی صفائی کی گئی، نہ ہنگامی اقدامات کیے گئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورا شہر پانی میں ڈوب گیا۔ کراچی جیسے بڑے شہر میں اگر پیشگی تیاری نہ کی جائے تو معمولی بارش بھی قیامت بن جاتی ہے، اور یہی کچھ اس بار بھی دیکھنے میں آیا۔ متعدد علاقوں میں گھروں میں پانی داخل ہو گیا، دکانیں بند ہو گئیں اور مکینوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بچوں اور بزرگوں کو نکالنے کے لیے کوئی باقاعدہ انتظام نظر نہیں آیا، جبکہ کئی خاندان گھروں میں پھنسے رہے اور مدد کے منتظر رہے۔ یہ صورتحال نہ صرف انتظامی ناکامی ہے بلکہ انسانی المیہ بھی ہے، جو ہر سال دہرایا جاتا ہے مگر اس کا حل نہیں نکالا جاتا۔ شہری اب سوال کر رہے ہیں کہ آخر کب تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا؟ کراچی کے ساتھ ہر سال یہ سلوک کیوں کیا جاتا ہے؟ کیا یہ شہر صرف ٹیکس دینے کے لیے ہے اور جب مدد کی بات آئے تو اسے نظر انداز کر دیا جائے؟ یہ سوال اب صرف شہری نہیں بلکہ پورا شہر پوچھ رہا ہے۔ اگر فوری طور پر ایک مربوط انتظامی ڈھانچہ قائم نہ کیا گیا تو یہ مسئلہ مزید سنگین شکل اختیار کر سکتا ہے۔ کراچی کو اب صرف وعدوں کی نہیں بلکہ عملی اقدامات کی ضرورت ہے، ورنہ یہ شہر اپنی بقا کی جنگ ہار جائے گا۔ اب وقت آ چکا ہے کہ ون یونٹ کو عملی شکل دی جائے، تاکہ شہر کو اس کے حال پر چھوڑ دیا گیا ہے، جہاں ہر شخص اپنی مدد آپ کے تحت زندہ رہنے کی کوشش کر رہا ہے۔ محکمہ موسمیات کی جانب سے پہلے ہی تیز اور طوفانی بارشوں کی پیشگوئی کر دی گئی تھی، مگر سندھ حکومت کی جانب سے حسب روایت اس پر کوئی سنجیدہ توجہ نہیں دی گئی۔ نہ نالوں کی صفائی کی گئی، نہ ہنگامی اقدامات کیے گئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورا شہر پانی میں ڈوب گیا۔ کراچی جیسے بڑے شہر میں اگر پیشگی تیاری نہ کی جائے تو معمولی بارش بھی قیامت بن جاتی ہے، اور یہی کچھ اس بار بھی دیکھنے میں آیا۔ متعدد علاقوں میں گھروں میں پانی داخل ہو گیا، دکانیں بند ہو گئیں اور مکینوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بچوں اور بزرگوں کو نکالنے کے لیے کوئی باقاعدہ انتظام نظر نہیں آیا، جبکہ کئی خاندان گھروں میں پھنسے رہے اور مدد کے منتظر رہے۔ یہ صورتحال نہ صرف انتظامی ناکامی ہے بلکہ انسانی المیہ بھی ہے، جو ہر سال دہرایا جاتا ہے مگر اس کا حل نہیں نکالا جاتا۔ شہری اب سوال کر رہے ہیں کہ آخر کب تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا؟ کراچی کو اب صرف وعدوں کی نہیں بلکہ عملی اقدامات کی ضرورت ہے، ورنہ یہ شہر اپنی بقا کی جنگ ہار جائے گا۔ اب وقت آ چکا ہے کہ ون یونٹ کو عملی شکل دی جائے، تاکہ شہر کو اس کے حال پر چھوڑ دیا گیا ہے، جہاں ہر شخص اپنی مدد آپ کے تحت زندہ رہنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر کب تک شہری اسی دائرے میں گھومتے رہیں گے، جہاں مسئلہ کبھی پرانا ہے اور حل کبھی صرف کاغذوں تک محدود؟ کراچی کے باسی اب اس صورتحال کے عادی تو ہو چکے ہیں، مگر یہ عادت کسی کامیابی کی نہیں بلکہ رسمی رخت کی ہو چکی ہے۔ بارش جو کبھی رحمت تھی، اب آزمائش بن چکی ہے۔ ہر سال یہی کہانی دہرائی جاتی ہے، مگر ہر بار اسی بے ہنگامی کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، جیسے یہ شہر کوئی تجربہ گاہ ہو اور شہری اس کے آزمائشی کردار۔ دفتر سے گھر واپسی ایک طرف، ایک شام بن چکی ہے۔ لوگ گھنٹوں ٹریفک میں پھنسے رہتے ہیں، اور بچے گھر پہنچتے ہیں، جیسے خوف بھی وہی ہے اور انجہاں بھی۔

## ڈیجیٹل میڈیا کا غلبہ روایتی اخبارات کیلئے بڑا چیلنج

### فیک نیوز کی یلغار، سچ اور جھوٹ کی جنگ میں صحافت کا امتحان

### معلومات کی بھرمار یا گمراہی؟ جدید دور کا سب سے بڑا سوال

تحریر: حاجی فضل رزاق بابو
ایڈیٹر ایگزیکٹو

آج کے دور میں ہم ایک ایسے موڑ پر کھڑے ہیں جہاں معلومات کی بھرمار ہے مگر سچ کی روشنی دھندلا چکی ہے۔ ڈیجیٹل میڈیا نے روایتی اخبارات کے وجود کو ایک بڑے چیلنج سے دوچار کر دیا ہے۔ یہی وقت ہے جب ہم اس صورتحال کا تجزیہ کریں اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ ہم اس بدلتے ہوئے منظر نامے میں کہاں کھڑے ہیں۔ ڈیجیٹل میڈیا کی تیزی نے جہاں معلومات تک رسائی آسان بنائی ہے، وہیں اس نے ایک بڑے خطرے کو جنم دیا ہے۔ آج ہر شخص خبر دے سکتا ہے، چاہے وہ سچ ہو یا جھوٹ، اور یہی وجہ ہے کہ فیک نیوز کا طوفان ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے Facebook، X (Twitter) اور دیگر ایپس نے خبر کو لمحوں میں دنیا بھر تک پہنچانے کی طاقت حاصل کر لی ہے، مگر اس طاقت کا استعمال ذمہ داری کے بغیر ہو رہا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ سچ اور جھوٹ کا فرق دھندلا ہو چکا ہے اور عوام کے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا ہے کہ کون سی خبر قابل اعتماد ہے اور کون سی محض افواہ ہے۔ یہ صورتحال نہ صرف صحافت کے لیے بلکہ پورے معاشرے کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔ جب عوام کا اعتماد میڈیا سے اٹھ جائے تو جمہوریت کا ستون کمزور ہو جاتا ہے، اور یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب سچ کی آواز دب جاتی ہے اور جھوٹ کا شور بلند ہو جاتا ہے۔ ہمارے سامنے یہ سوال ہے کہ کیا روایتی اخبارات اس چیلنج کا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ جواب ہاں ہے، مگر شرط یہ ہے کہ وہ اپنے اصول پر قائم رہیں اور سچ کو ترجیح دیں۔ روایتی اخبارات کی ساکھ ان کا سب سے بڑا سرمایہ ہے، اور اگر وہ اس کی حفاظت کریں تو وہ ڈیجیٹل میڈیا کے شور میں بھی اپنی جگہ برقرار رکھ سکتے ہیں۔ تاہم یہ تبدیلی آسان نہیں ہوگی۔ اس کے لیے ادارتی سطح پر سخت نگرانی، تربیت یافتہ صحافیوں کی ضرورت اور تکنیکی سطح پر جدید ٹولز کا استعمال ضروری ہے۔ مصنوعی ذہانت (AI) اور ڈیٹا تجزیہ جیسے ٹولز فیک نیوز کی نشاندہی میں مدد دے سکتے ہیں، مگر یہ ٹولز انسانی فیصلے کا متبادل نہیں ہو سکتے۔ آخر میں یہ کہنا درست ہوگا کہ ڈیجیٹل میڈیا نے صحافت کو ایک نئی سطح پر لا کھڑا کیا ہے، جہاں رفتار اور رسائی بے مثال ہیں، مگر ساتھ ہی ذمہ داری کا بوجھ بھی کئی گنا بڑھ گیا ہے۔ روایتی اخبارات کے لیے یہ وقت آزمائش کا ہے، مگر ساتھ ہی یہ موقع بھی ہے کہ وہ اپنی ساکھ کو مضبوط کریں اور سچ کی روشنی میں اپنا راستہ طے کریں۔ اگر یہ توازن برقرار رہا تو صحافت نہ صرف زندہ رہے گی بلکہ اپنی اصل طاقت کو پھر سے منوا لے گی۔

چیئرمین ایگزیکٹو کراچی ٹاؤن عبدالجبار بیگ، ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل مختار خان کے ہمراہ ٹاؤن کے مختلف علاقوں میں دوران بارش نکاسی آب کے کاموں کا جائزہ لے رہے ہیں

چیئرمین ہلم آباد ٹاؤن سید محمد مظفر، وائس چیئرمین محمد نعمان صدیقی اور میونسپل کمشنر ظہیر سعید خان کے ہمراہ ٹاؤن کے مختلف علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں

## بلاول کے خون کی حفاظت کی ادارے پورا فرض نبھائیں گے، پرویز اصلاحی

### ریاست کا شکر گزار ہوں، یہ جذبہ قابل تحسین ہے، سید محمد مظفر

کراچی (اسٹاف رپورٹر) معروف سماجی رہنما جاوید حسین انصاری نے کہا کہ بلاول کے حقوق کے لیے اپنی جان نچھاور کرنے والے کارکن کی زندگی بچانے کے لیے ایمرجنسی بنیادوں پر جو اقدامات کیے گئے ہیں وہ قابل تحسین ہیں، ریاست کا شکر گزار ہوں کہ اس نے بلاول کے خون کی حفاظت کے لیے ہر ممکن کوشش کی، یہ جذبہ قابل تحسین ہے، ہم ریاست کا شکریہ ادا کرتے ہیں، ہم بلاول کے خون کی حفاظت کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے

## اطلاعات 01

ایڈمنسٹریٹر سکول کے سینئر ٹیچر محمد علی افتخار اور گورنمنٹ ایڈمنسٹریٹر سکول سٹر محمد کے ریٹائرمنٹ کیلئے پیشہ ورانہ خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں اساتذہ، طلبہ اور سابق طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس موقع پر اساتذہ کی جانب سے ایک خوبصورت خاکہ پیش کیا گیا جس میں ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایڈمنسٹریٹر سکول محمد علی افتخار نے کہا کہ ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ریٹائرمنٹ زندگی کا ایک نیا مرحلہ ہے جسے خوشی کے ساتھ قبول کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی وہ اپنے تجربات کو بروئے کار لاتے رہیں گے۔ تقریب کے مہمان خصوصی ایڈمنسٹریٹر سکول سٹر محمد

# آئیڈیل آزادی صحافت کیلئے معاشرے کی تمام خرابیوں کو دور کرنا ہوگا

سعید غنی

سیاسی جماعتوں، ٹریڈ یونین، طلبہ ہو تنیں، سول سوسائٹی سمیت تمام ادارے جب تک آزاد نہیں ہو جاتے اس ملک میں آئیڈیل جمہوریت ممکن نہیں ہے

وزیر محنت سندھ کا کراچی یونین آف جرنلسٹس کے تحت کراچی پریس کلب میں منعقدہ ہونے والے صوبائی کنونشن برائے میڈیا قوانین، ریگولیشن سے خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) وزیر محنت و افرادی قوت سندھ سعید غنی نے کہا ہے کہ ہمارے ملک میں آئیڈیل آزادی صحافت کے لئے ہمیں معاشرے میں موجود ناہمواریوں کو دور کرنا ہوگا، ریاست پاکستان اور صحافتی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ میڈیا ورکرز کے مسائل کو حل کرے اور جو جبوری ورکرز میڈیا پاکستان اتھارٹی اور سوشل میڈیا کو دے رہی ہے اس کو میڈیا ورکرز تک پہنچیں اس کو جتنی جلد اے ممکن ہو آزادی تو ملنا چاہئے۔ ہم جمہوریت ورکرز کے لیے کام کر رہے ہیں، ہم نے آئین کی بحالی کے لیے جدوجہد کی، ہم نے آئین کی بحالی کے لیے جدوجہد کی، ہم نے آئین کی بحالی کے لیے جدوجہد کی